السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے آٹھ لڑکے ہیں ان میں سے چھ تو اللہ تعالیٰ اوراپنے والدین کے فرماں بردار اور دونافرمان ہیں، وہ نماز نہیں پڑھتے، روزے نہیں رکھتے، اور والدین کی نافرمانی بھی کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے والد نے انہیں اپنی وصیت میں وراثت سے محروم قراردے دیا ہے الا یہ کہ وہ اس کی وفات سے پہلے توبہ کریں، کیا یہ وصیت درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ وصیت جائز نہیں کیونکہ شریعت اوراس کے عدل کے تقاضے کے خلاف ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خصوصاًاولاد کے بارے میں حکم دیا ہے اوراس وجہ سے بھی یہ وصیت ناجائز ہے کہ امام احمداورابوداؤد ؒ نے حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إن اللہ قد أعطى ذي حق حقہ فلا وصیۃ لوارث)) (سنن أبي داود))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کواس کا حق عطا فرمادیا ہے لہذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔''

اورامام بخاری اور مسلم ؒ نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ کی روایت بیان کی ہے کہ ان کے والد انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے اورعرض کیا:

(أکل ولدک نحلتہ مثل ہذا؟ فقال: لا، فقال رسول اللہ ﷺ فارجعہ)) (صحیح البخاري))

''میں نے اپنے اس بیٹے کوایک غلام بطور عطیہ دیا ہے۔''

(اتقوا اللہ واعدلوا في أولادکم)) (صحیح مسلم))

''اللہ تعالیٰ سے ڈرواوراپنی اولاد کے بارے میں عدل سے کام لو۔''

نعمان بیان کرتے ہیں کہ یہ ارشاد سننے کے بعد میرے والد نے اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

ہاں البتہ اگر شرعی طورپر کوئی ایسی بات ثابت ہوجائے جو موجب کفر ہو مثلاً یہ بیٹے اپنے باپ کی وفات کے وقت تارک نماز ہوں تو پھر ان کے لئے وراثت میں کوئی حصہ نہ ہوگا خواہ ان کے باپ نے اس کی وصیت نہ بھی کی ہو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(لا یرث المسلم الکافر، ولا الکافر المسلم)) (صحیح البخاري))

''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص60

محدث فتویٰ